بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۰ شہادت ۱۳۴۶ ہش ۹ محرم ۱۳۸۷ھ ۲۰ اپریل ۱۹۶۷ء	نمبر ۸۳

اخبار احمدیہ

—٭ ربوہ ۱۹ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔
الحمد للہ

—٭ جہاں یہ امر باعث مسرت ہے کہ مجلس انصار اللہ کے چندوں کی وصولی کی رفتار گزشتہ سال کی نسبت اچھی ہے۔ وہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ وصولی بجٹ کے مطابق نہیں مالی سال کی پہلی سہ ماہی ختم ہو رہی ہے۔ عہدہ داران کی خدمت میں کمی کو پورا کرنے کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں بار بار یہی کہتا ہوں کہ تمہارا اسوۂ حسنہ وہی ہو جو صحابہؓ کا تھا

اِس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو کہ تمہارے اعمال اور افعال میں اخلاص ہو

"خدا تعالیٰ کا کوئی انفسی یا آفاقی شریک نہ ٹھہراؤ اور اعمال صالحہ بجا لاؤ۔ مال سے محبت نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ یعنی تم بِرّ تک نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ مال خرچ نہ کرو جس کو تم عزیز رکھتے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو اپنا اسوہ بناؤ اور دیکھو کہ وہ زمانہ تھا جب صحابہؓ نے نہ اپنی جان کو عزیز سمجھا نہ اولاد اور بیویوں کو۔ بلکہ ہر ایک ان میں سے اس بات کا حریص تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں شہید ہو جاؤں۔ تم حلفاً بیان کرو کیا تمہارے اندر یہ بات ہے؟ جب ذرا سا بھی ابتلا آ جائے تو گھبرا جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ہی کی شکایت کرنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبھی مسلمان نہیں کہلا سکتے۔

مَیں بار بار یہی کہتا ہوں کہ تمہارا اسوۂ حسنہ وہی ہو جو صحابہؓ کا تھا۔ میرا کہنا تو صرف کہہ دینا ہے۔ توفیق کا عطا کرنا اللہ تعالیٰ کے فضل کی بات ہے۔ اِس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو کہ تمہارے اعمال اور افعال میں اخلاص ہو، ریا کاری اور بناوٹ نہ ہو کیونکہ تم جانتے ہو اگر کوئی شخص سونے کی بجائے پیتل لے کر بازار میں جاوے تو وہ فوراً پکڑا جائے گا اور آخر اسے جیل میں جا کر اپنی جعلسازی کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ پس اسی طرح پر خدا تعالیٰ کے حضور دھوکا نہیں چل سکتا۔ انسان کو دھوکا لگ سکتا ہے مگر وہاں نہیں ہو سکتا۔ جو چاہتا ہے کہ وہ خدا کا اور خدا اس کا ہو جاوے اسے چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ننگا ہو جاوے۔

یہ مت سمجھو کہ میں تمہیں اس امر سے منع کرتا ہوں کہ تم تجارت نہ کرو یا زراعت اور نوکری یا دوسرے ذرائع معاش سے تمہیں روکتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ ”دل با یار و دست با کار“ تمہارا اسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع و شریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔ ہزاروں لاکھوں کی تجارت میں بھی وہ خدا تعالیٰ سے ایک لحظہ کے لئے جدا نہیں ہوتے۔ اس لئے تمہارا فخر اور دستاویز ایسے اعمال ہونے چاہئیں جو حقیقی ایمان کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد نہم ص ۱۲۴ تا ۱۲۶)

علمی تقاریر کا اہم اجلاس

۲۱ اپریل بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں علمی تقاریر کا ایک اہم اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اس میں شمولیت فرمائیں گے انشاء اللہ۔ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل احباب تقاریر فرمائیں گے۔

(۱) جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور

(۲) محترم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی فاضل سابق مبلغ گیمبیا۔

(۳) محترم سید مسعود احمد صاحب ایم۔ اے سابق مبلغ ڈنمارک۔

احباب کو چاہیئے کہ اجلاس میں بکثرت شریک ہو کر استفادہ کریں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ (خاکسار ابو العطاء)

بیرونی شہروں میں علمی تقاریر کی یاد دہانی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مندرجہ ذیل دس بڑی جماعتوں میں بھی مرکز کے پروگرام کے مطابق علمی تقاریر کا انتظام لازمی ہے۔ (۱) کراچی (۲) ملتان (۳) منٹگمری (۴) لاہور (۵) سیالکوٹ (۶) گجرات (۷) جہلم (۸) سرگودہا (۹) لائلپور (۱۰) ڈھاکہ

امراء صاحبان ان جماعتوں کے اجلاسوں کی رپورٹ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائیں گے۔ اس مرتبہ علمی تقاریر کے عنوان یہ ہیں۔

(۱) پیشگوئی درباره ڈاکٹر ڈوئی
(۲) ” ” پنڈت دیانند جی
(۳) ” ” پنڈت لیکھرام

امراء صاحبان کی خدمت میں خطوط بھی لکھے گئے ہیں۔ خاکسار ابو العطاء

فوجی بھرتی

۲۰ اپریل ۱۹۶۷ء بروز جمعرات صبح ۸ بجے ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ شناختی کارڈ وغیرہ ساتھ لائیں۔ تعلیم کم از کم پانچ جماعت عمر ۱۷ سے ۲۳ سال قد ۵ فٹ ۲ انچ [illegible]

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۶۷ء

احمدیت نے عالمِ اسلام کو کیا دیا؟

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۱۹ اپریل

اس کو پوری طرح سمجھنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت ذیل پر غور فرمائیں

"اے عزیزو! اے پیارو! کوئی انسان خدا کے ارادوں میں اس سے لڑائی نہیں کر سکتا۔ یقیناً سمجھ لو کہ کامل علم کا ذریعہ خدا تعالےٰ کا الہام ہے جو خدائے تعالےٰ کے پاک نبیوں کو ملا۔ پھر بعد اس کے اس خدا نے جو دریائے فیض ہے یہ ہرگز نہ چاہا کہ آئندہ اس الہام کو مہر لگا دے اور اس طرح پر دنیا کو تباہ کرے بلکہ اس کے الہام اور مکالمے اور مخاطبے کے ہمیشہ دروازے کھلے ہیں۔ ہاں ان کو ان کی راہوں سے ڈھونڈو تب وہ آسانی سے تمہیں ملیں گے۔ وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا۔ اور اپنے مناسب مقام پر ٹھہرا۔ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے۔ تا تم اس پانی کو پی سکو۔ یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں وخیزاں اس چشمہ تک پہنچو۔ پھر اپنا منہ اس کے آگے رکھ دو۔ تا اس زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ۔ انسان کی تمام سعادت اسی میں ہے کہ جہاں روشنی کا پتہ لگے اسی طرف دوڑے اور جہاں اس گم گشتہ دوست کا نشان پیدا ہو۔ اسی راہ کو اختیار کرے دیکھتے ہو کہ ہمیشہ آسمان سے روشنی اترتی اور زمین پر پڑتی ہے۔ اسی طرح ہدایت کا سچا نور آسمان سے ہی اترتا ہے۔ انسان کی اپنی ہی باتیں اور اپنی ہی اٹکلیں سچا گیان اس کو نہیں بخش سکتیں۔ کیا تم خدا کو بغیر خدا کی تجلی کے پا سکتے ہو؟ کیا تم بغیر اس آسمانی روشنی کے اندھیرے میں دیکھ سکتے ہو؟ اگر دیکھ سکتے ہو تو شائد اس جگہ بھی دیکھ لو۔ مگر ہماری آنکھیں گو بینا ہوں تاہم آسمانی روشنی کی محتاج ہیں۔ اور ہمارے کان گو شنوا ہوں تاہم اس ہوا کے حاجتمند ہیں جو خدا کی طرف سے چلتی ہے۔ وہ خدا سچا خدا نہیں ہے جو خاموش ہے اور سارا دارومدار ہماری اٹکلوں پر ہے۔ بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے۔ جو اپنے وجود کا آپ پتہ دیتا رہا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۹۵-۱۹۶)

ہم نے یہ عبارت نمونہ کے لئے مختصراً یہاں نقل کی ہے۔ سو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عالمِ اسلام کو جو سب سے بڑی چیز دی۔ وہ یہی نعمت ہے کہ جب جہالت اور مغربی تعلیمات کے زیر اثر مسلمان بھی اس نعمت سے محروم ہو چکے تھے۔ آپ نے بفضل خدا از سرِ نو عالمِ اسلام کو اس حقیقت سے آشنا کیا۔ یہ اور بات ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات اس کا صحیح عرفان حاصل نہ کر سکے ہوں۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار واضح فرمایا ہے۔ آپ کا یہی کارنامہ عظیم الشان ہے۔ آج کی عقلیت پرست دنیا محض گذری ہوئی باتوں پر ایمان لانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جب تک اس کو بذریعہ تازہ الہام غیب پر ایمان لانے لئے نمونہ پیش نہ کیا جاوے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صرف یہ دعوےٰ نہیں ہے کہ مکالمہ مخاطبہ اور الہام وکشوف کی نعمت صرف اور صرف مجھ کو عطا کی گئی ہے۔ بلکہ یہ نعمت ہر ایک کو بقدر توفیق عطا ہو سکتی ہے۔ اور ہر ایک کو زندہ خدا کا نظارہ بذریعہ الہام۔ رویا اور کشوف اس کی جدوجہد اور صفائے قلب اور ضرورت وقت کے مطابق کرایا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے

الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا

الغرض الہام رویا کشوف ایمان علی وجہ البصیرت پیدا کرنے کے لئے"

حدیث النبی

الحیاء من الایمان

(۱) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان بضع وستون شعبۃ والحیاء شعبۃ من الایمان

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں رکھتا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(۲) عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرّ علیٰ رجلٍ من الانصار وھو یعظ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فان الحیاء من الایمان۔

ترجمہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک انصاری مرد کے پاس سے گزرے۔ تو دیکھا کہ وہ اپنے بھائی (غیر مسلم) کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہے ہیں پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو حیا کے بارے میں نصیحت کرنا چھوڑ دو کہ یقیناً حیا ایمان کے ارکان میں سے ہے۔ (بخاری کتاب الایمان)

قطعات

عجب مومن کی ہستی ہے جہاں میں
جدا دُنیا سے دُنیا میں مکیں بھی!
مثال اس کی ہے عکسِ روئے زیبا
کہ آئینے میں ہے بھی اور نہیں بھی!

رفیقِ شعلۂ بے باک ہوں مَیں
مگر کچھ بھی نہیں خاشاک ہوں مَیں
کیا دِل دے کے مجھ کو محرمِ ذات
وگرنہ ایک مُشتِ خاک ہوں مَیں

سعید احمد اعجاز

"جو انسان کو نیکی میں فعالیت بخشتا ہے لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج صرف جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو نہ صرف اسلامی اصولوں پر خود قائم ہے بلکہ تبلیغ اسلام کا کام بھی عملاً سرانجام دے رہی ہے۔

کیتھولک پادری شادی کے خواہاں ہیں

چرچ کی ایک اَور شکست

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد پرنسپل مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ گھانا)

غانا کے ایک اخبار ڈیلی گرافک (DAILY GRAPHIC) مؤرخہ ۲۳- دسمبر ۶۶ء کے پہلے صفحہ پر ایک خبر اس عنوان سے شائع ہوئی ہے

Catholic Priests want Marriage

"کیتھولک پادری شادی کے خواہاں ہیں"۔ اس عنوان کے نیچے لکھا ہے "رائٹر کی رپورٹ ہے کہ کیتھولک کے ایک فرقہ یسوئٹ (Jesuit) کے ایک ماہر معاشیات کے سروے کے مطابق اگر چرچ کی طرف سے اجازت مل جائے تو امریکہ کے ایک تہائی رومن کیتھولک پادری شادی کر لیں۔ مگر جنہوں نے سروے کا جواب دیا ہے ان میں سے ۲۸ فیصدی کا خیال ہے کہ ایک شادی شدہ پادری چرچ کے کام میں غیر شادی شدہ سے کم مفید ثابت ہوگا۔

سروے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ۶۲ فیصدی کی رائے میں بشپ وغیرہ کو اس بات کی اجازت ہونی چاہیئے کہ وہ شادی کرائے یا کنوارا پن اختیار کرے اور اس خیال کے حامیوں میں سے اکثریت کی رائے یہ ہے کہ اس قسم کی اجازت عام ہونی چاہیئے یعنی تقرری سے قبل اور بعد دونوں وقتوں پر حاوی ہو۔

یہ معلومات فادر یوسف فیچر (Father Joseph Fichter) کی طرف سے پیش کی ہیں جو ہارورڈ یونیورسٹی میں رومن کیتھولک تعلیمات کے پروفیسر ہیں یہ معلومات انہوں نے اس وقت ظاہر کیں جبکہ ان کی طرف سے سروے سے دریافت شدہ امور کا ایک ابتدائی خلاصہ پیش کیا گیا۔

اس رپورٹ کی بنیاد ان ۳۰۰۰ جوابات پر تھی جو گزشتہ ستمبر میں ۵۹۳۶ پادریوں کو ارسال کردہ ایک سوالنامہ پر موصول ہوئے"

قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔

"ورھبانیۃ ابتدعوھا ماکتبنٰھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللّٰہ فما رعوھا حق رعایتھا۔

ترجمہ:- اور انہوں نے رہبانیت کو اختیار کیا جسے انہوں نے خود اختیار کیا تھا۔ ہم نے یہ حکم ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ انہوں نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا تھا مگر اس کا پورا لحاظ نہ رکھا۔

(سورۃ حدید)

کیا یہ اسلام کی صداقت کی واضح اور بیّن دلیل نہیں کہ جس بات کو بانیٔ اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل اللہ تعالےٰ سے وحی کی بناء پر بیان فرمایا تھا اس کو عیسائی مشنری اب اپنے عمل سے سچا ثابت کر رہے ہیں؟ رہبانیت کی زندگی عیسائیت کے فرقہ رومن کیتھولک میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے اور اس طرزِ عمل کو ایک پادری کے لئے ضروری اور لازمی قرار دیا گیا ہے حالانکہ یہ ایک ایسا طریق ہے جس کے بارہ میں کوئی خدائی حکم ان کی کتب میں موجود نہیں یہ محض ان کی اپنی اختراع تھی جس کو انہوں نے مذہب میں شامل کر لیا۔ جس طرح عیسائیت کے دیگر عقائد کی بنیاد زیادہ تر پولوس کی تعلیم پر ہے اسی طرح اس فعل میں بھی پولوسی تعلیم کا ہی دخل ہے۔ گو پادریوں نے اختیار تو اس کو رضاءِ الٰہی کے لئے کیا تھا مگر اس کے نتیجہ میں ان کے اندر اس قسم کی بے راہ رویاں پیدا ہو گئیں اور ایسی اخلاقی پیچیدگیاں ان میں راہ پا گئیں کہ جو سراسر احکام الٰہی کے منافی اور انسانیت سوز ثابت ہوئیں۔

حقیقت یہ ہے کہ شادی اور پھر اس کے بعد بچوں کی خواہش یہ انسانی فطرت کا ایک خاصہ ہے اس فطرتی تقاضا کو دبانا نہ صرف احکامِ خداوندی کی نافرمانی کرنا ہے بلکہ اس کے نتیجہ میں بعض جسمانی اور روحانی امراض کے لاحق ہونے کا خطرہ بھی موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی اس فطرتی جذبہ کے خلاف ساری عمر کنوارے رہنے کی ترغیب دلا کر بعض ایسی مشکلات میں پھنس گئے ہیں کہ اب خود ہی اس سے راہِ فرار تلاش کر رہے ہیں۔ آخر انسان کب تک اس فطرتی میلان کو دبا سکتا ہے۔ مذہب وہی سچا اور برحق ہے جو انسان کے جملہ قوٰی کو برمحل استعمال کی اجازت دے۔ خدا تعالےٰ کا یہ منشاء ہرگز نہیں کہ اس کی رضا کے حصول کے لئے انسان دنیوی امور سے کلیتہً کنارہ کش ہو جائے اور فطرتی تقاضوں پر موت وارد کر دے بلکہ اگر انسان تمام دنیوی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے پروردگارِ عالم کے احکام کی پابندی بھی کرے تو یہ امر اس کے لئے زیادہ ثواب کا موجب ہوگا یہی وہ درمیانی اور اعلےٰ درجہ کا راستہ ہے جس پر اسلام نے انسان کو چلایا ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے

وکذالک جعلنٰکم امۃً وسطًا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا

ترجمہ:- اور (اے مسلمانو) جس طرح ہم نے تمہیں سیدھی راہ دکھائی ہے اسی طرح ہم نے تمہیں ایک اعلےٰ درجہ کی امت بنایا ہے کہ تم دوسرے لوگوں کے نگران بنو اور یہ رسول تم پر نگران ہو۔ (سورۃ البقرہ)

عیسائیت نے انسان کے اس فطرتی تقاضا کو دبا کر تفریط کی راہ اختیار کی جس کا نتیجہ اب ظاہر ہے کہ خود ہی اس سے نجات کی راہیں تلاش کر رہے ہیں۔ اس پر ہی بس نہیں بلکہ کچھ آگے قدم بڑھا رہے ہیں اور بد اخلاقی کی ایسی راہیں کھول رہے ہیں جن کے سامنے انسانیت بھی شرما جاتی ہے۔ کہاں کنوارہ رہنے پر زور اور کہاں یہ کہ تیرہ ممبروں کی ایک کمیٹی جس میں اعلےٰ درجہ کے پادری بھی تھے تعلیم یافتہ اور ڈاکٹر بھی تھے یہ سفارش کرتی ہے کہ

"اسقاط حمل سے متعلق زیادہ نرم قوانین نافذ کرنے چاہئیں اور غیر شادی شدہ لوگوں کو مشورہ کی حد تک برتھ کنٹرول کے طریقوں سے آگاہ کیا جائے۔"

(رسالہ ٹائم ماہ اکتوبر ۶۳ء)

افسوس صد افسوس کہ مسیح ناصری کی خدائی کی منادی کرنے والے اخلاقی اور روحانی لحاظ سے کس قدر قعرِ مذلت میں گرتے چلے جا رہے ہیں اور خدائی احکام کو دیدہ دانستہ پسِ پشت ڈال کر عاقبت کو کیسے بھولتے چلے جا رہے ہیں۔

اس کے مقابل اسلام ایک فطرتی مذہب ہے اور اس کی کوئی تعلیم انسان کے فطرتی تقاضوں کے خلاف نہیں۔ انسان کو خدا تعالےٰ نے جس قدر قوٰی عطا فرمائے ہیں اسلام ان کو برمحل اور برموقع استعمال کرنے کی نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ اسی کو عمل صالح قرار دیتا ہے اور افراط اور تفریط سے بالا ایک ایسی تعلیم پیش کرتا ہے جو اعتدال کی طرف رہنمائی کرتی ہے جس میں نہ حقوق اللہ کی ادائیگی میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے اور نہ ہی حقوق العباد کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اسلام نے یہاں ایک طرف یہ تعلیم پیش کی کہ انسان کو اپنے خالق سے رشتہ محبت استوار کرنا چاہیئے اور اس کی عبادت و پرستش میں ہر لمحہ بسر کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے وہاں اس کے بانی نے یہ بھی فرما دیا کہ

"لا رھبانیۃ فی الاسلام"

کہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تم دنیوی رشتوں اور تعلقات زوجیت سے بالکل بے نیاز ہو جاؤ۔ نہیں اسلام ایسی تجردانہ زندگی کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کیونکہ اسکے نتیجہ میں تم نہ صرف یہ کہ اپنے فطرتی تقاضوں کو ناجائز طور پر دبانے والے گردانے جاؤ گے بلکہ اس سے کئی قسم کی جسمانی اور روحانی امراض لاحق ہو جائیں گی جو آخر رضاءِ الٰہی کے حصول میں روک بن کر رہ جائیں گی۔ اس لئے حکم دیا کہ اپنی فطرت کے صحیح تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے شادی بھی کرو اور پھر اس کے ساتھ ساتھ اپنے خالق اور مالک کے آستانہ پر جھکتے ہوئے اس کی رضا کو حاصل کرنے کی سعی بھی برابر جاری رکھو۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔

کہ نکاح میری سنت ہے اور جو اس سے روگردانی کرتا ہے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

(بخاری ابواب النکاح)

ایسے لوگ جو نکاح کو کوئی نیکی خیال نہیں کرتے ان کے لئے فرمایا۔

ثلاث حق اللہ عونھم
المجاھد فی سبیل اللہ
والمکاتب الذی یرید الاداء
والناکح الذی یرید
العفاف۔

کہ تین آدمیوں کی مدد اللہ تعالیٰ پر واجب ہے ایک اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی دوسرے اس غلام کی جو مکاتبت کی اقساط ادا کرنا چاہتا ہے اور تیسرا وہ نکاح کرنے والا جو اس کے ذریعہ پاک دامن رہنا چاہتا ہے۔

(ترمذی ابواب فضائل الجہاد)

اور حق بھی یہی ہے کہ اگر کوئی شخص محض پاکدامنی کے لئے نکاح کرتا ہے اور محض خدا تعالیٰ کی خاطر شادی کرتا ہے تو اس صورت میں شادی خود ایک نیکی بن جاتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیوی کے پاس جانا بھی ایک نیکی ہے۔ جب صحابہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ یہ فعل تو محض لذّتِ نفس کے لئے کیا جاتا ہے اس میں نیکی کا کیا سوال۔ تو آپؐ نے فرمایا اگر یہ فعل غیر جگہ میں کیا جائے تو گناہ ہے یا نہیں۔ صحابہؓ نے کہا ہاں یا رسولؐ اللہ۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ پھر جب یہ فعل صحیح اور مناسب جگہ میں کیا جائے تو نیکی کیوں نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"لوگوں نے یہ بھی طریق نکالے ہیں کہ وہ ہمیشہ عمداً نکاح سے دست بردار رہیں یا خوجے بنیں اور کسی طریق سے رہبانیت اختیار کریں مگر ہم نے انسان پر یہ حکم فرض نہیں کیا اسی لئے وہ ان بدعتوں کو پورے طور پر نبھا نہ سکے خدا کا یہ فرمانا کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر خدا کا حکم ہوتا تو سب لوگ اس حکم پر عمل کرنے کے مجاز بنتے تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دنیا کا خاتمہ ہو جاتا اور نیز اگر اسی طرح عفت حاصل کرنی ہو کہ عضو مردمی کو کاٹ دیں تو یہ درپردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا اور نیز جبکہ ثواب کا تمام مدار اس بات میں ہے کہ ایک قوت موجود ہو اور پھر انسان خدا تعالیٰ کا خوف کر کے اس قوت کے خراب جذبات کا مقابلہ کرتا رہے اور اس کے منافع سے فائدہ اٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے۔ پس ظاہر ہے کہ ایسے عضو کے ضائع کر دینے میں دونوں ثوابوں سے محروم رہا۔ ثواب تو جذبہ مخالفانہ کے وجود اور پھر اس کے مقابلہ سے ملتا ہے مگر جس میں بچّہ کی طرح وہ قوت ہی نہیں رہی اس کو کیا ثواب ملے گا۔ کیا بچّہ کو اپنی عفت کا ثواب مل سکتا ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۸)

پس بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح اور شادی کا حکم فرما کر انسانی فطرت کے ایک تقاضا کو پورا فرمایا ہے اور اسے افراط اور تفریط کی راہوں سے بچا لیا ہے۔ پھر یہاں ہی بس نہیں بلکہ اس کے لئے ایسے قوانین وضع فرما دیئے ہیں کہ جن کے مطالعہ سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اسلام واقعی دینِ حق ہے عیسائیت نے اور بعض دیگر مذاہب نے تجرد اور عورت سے بے تعلقی کو کمال درجہ کی نیکی قرار دیا ہے اور اسے روحانیت کے حصول کا ذریعہ سمجھا ہے مگر اسلام نے اس فطرتی تقاضہ کے پورا کرنے کو ایک مذہبی حیثیت دے دی ہے۔ پس اسلام کا انسانیت پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ ایسی تعلیم پیش کی جس میں انسانی فطرت کے تقاضے بھی پورے ہوتے رہیں اور روحانیت بھی حاصل ہوتی رہے بشرطیکہ انسان تمام دنیوی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں بھی سُستی اور کاہلی سے کام نہ لے بلکہ ان کو بھی کامل اطاعت اور فرمانبرداری سے سرانجام دیتا چلا جائے۔

کیا عیسائیت کے پیرو اس قسم کی اعلےٰ۔ اکمل اور فطرتِ انسانی کے عین مطابق تعلیم کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں؟

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"موت کو یاد رکھو یہی سب سے عمدہ نسخہ ہے۔ دنیا میں انسان جو گناہ کرتا ہے اس کی اصل جڑ یہی ہے کہ اس نے موت کو بھلا دیا ہے۔ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے وہ دنیا کی باتوں میں بہت تسلّی نہیں پاتا۔ لیکن جو شخص موت کو بھلا دیتا ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور اس کے اندر طولِ امل پیدا ہو جاتا ہے۔" (الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء)

(شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

(محترمہ زینب حسن صاحبہ ڈھاکہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم)

میری چھوٹی بہن ہاجرہ بیگم رشید الدین خان بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ اگرچہ مدّتِ دراز سے مرض ARTHRITIS میں مبتلا ہیں اور اس کے درد و کرب کو صبر سے برداشت کرتی رہی ہیں مگر چند ماہ سے نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ ہاتھ اور پاؤں کے استعمال سے محروم ہو گئی ہیں اور درد کی شدّت انتہا کو پہنچ چکی ہے اور سارا وقت بغیر جنبش بستر پر پڑے رہنے پر مجبور رہیں۔ اُن کی یہ حالت نہ صرف ان کے اپنے لئے سخت تکلیف کا موجب ہے بلکہ عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے بھی تکلیف اور مسلسل رنج و غم کا باعث ہے۔

میری یہ بہن چالیس سال سے کچھ زیادہ عمر کی نہیں جن میں سے گزشتہ آٹھ دس سال اس مرض کی نذر ہو چکے ہیں۔ وہ نہایت مخلص متقی اور دین کا جوش رکھنے والی تھی اور ہے اور صبر کا جو نمونہ اُس نے اب تک دکھایا ہے وہ قابلِ رشک و آفریں ہے مگر جس آزمائش میں وہ مبتلا ہے اُس سے نجات کی صورت نظر نہیں آتی۔

مَیں تمام ناظرینِ الفضل اور جملہ بزرگانِ سلسلہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان جناب سیٹھ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بہی خواہوں سے مؤدبانہ اور دردمندانہ درخواست کرتی ہوں کہ وہ میری اس مجبور اور معذور اور مصیبت میں مبتلا بہن کی صحتیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں فرما کر ممنون فرما دیں۔

مری آنکھ اُٹھتی ہے جس طرف اُسی دلربا کا جمال ہے

(محترم عبد الرشید صاحب تبسّم ایم۔اے)

یہ خود اُس کا شوقِ نمود ہے کہ مری وفا کا مآل ہے؟
مری آنکھ اُٹھتی ہے جس طرف اُسی دلربا کا جمال ہے

کہیں شہر اُجڑ کے ہوئے ہیں بَن، کہیں بَن میں بَس گئیں بستیاں
اُسی حُسنِ عشوہ طراز کا وہ جلال ہے یہ جمال ہے

وہ قبول کر چکے مال و دِل، زہے بخت اب کریں جاں طلب
تُو سمجھ سکے تو سمجھ اسے کہ یہ رمزِ اذنِ وصال ہے

ہیں چھپائے پھرتے قبا میں کچھ جو فقیہہِ شہر ہیں اور تُو
مری آستیں میں عروج ہے، تری آستیں میں زوال ہے

وہ بہار باغ میں آ گئی مرے گیت جس کی نوید تھے
مرے ہمصفیر تھے طعنہ زن کہ یہ میرا وہم و خیال ہے

نیا آسمان، نئی زمیں، نیا آفتاب، نئی سحر
نئی گردشیں شب و روز کی، نیا حال ہے نیا قال ہے

جسے لوگ سمجھے ہیں تاجِ زر یہ ہے غبارِ کوچۂ یار وہ
نہیں میرے سر کا یہ معجزہ، یہ کسی نظر کا کمال ہے

ترے عاشقوں کا معاملہ حدِ گفتگو سے گزر گیا
جو رضا ہے تیری وہ کر گزر کسے اب مجالِ سوال ہے

ترے نام خُم کئی لکھ دیئے ہیں تبسّم! اُس نے گزشتہ شب
مری جان ساقیٔ بزم کو ترے ولولوں کا خیال ہے

Digitized by Ahmadiyya Library

مکرم ماسٹر لطیف احمد صاحب عارف مرحوم آف تہال کی یاد میں

مکرم بشیر احمد صاحب خالد کوٹ ادو۔ ضلع مظفر گڑھ

تہال کی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی قدیمی جماعت ہے۔ یہ جماعت ضلع گجرات کی ممتاز جماعتوں میں شمار ہوتی ہے اور کھاریاں سے تقریباً دو میل شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس جماعت کی بنیاد تو پرانے حضرت مولوی صاحبدین صاحب نے رکھی جن کا ذکر حضور نے اپنی کتاب حقیقت الوحی میں بھی کیا ہے۔

. . . .

. . . .

ماسٹر لطیف احمد صاحب عارف کے والد حضرت مولوی حاجی محمد دین صاحب نے حضرت مولوی صاحبدین کی وفات کے بعد جماعت تہال کی امارت اور قیادت سنبھالی۔ حاجی صاحب کے وقت جو خود بھی مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے نے جس طرح جماعت احمدیہ تہال کی قیادت فرمائی تاریخ احمدیت بھی اسے فراموش نہ کر سکے گی۔ تقسیم ملک کے وقت جب قادیان سے ہجرت کرنی پڑی اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے ماتحت وہاں جب ۳۱۳ درویشان مقیم ہوئے تو حضرت حاجی محمد دین صاحب بھی اپنے تمام چھوٹے بچوں کو جو اس وقت زیر تعلیم تھے اور دیگر خانگی معاملات کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر کے مرکز سلسلہ قادیان میں جا بیٹھے۔ اور کمال وفاداری اور سلسلہ کی ہدایات کے مطابق وہاں زندگی گزاری۔

مکرم لطیف احمد صاحب عارف حاجی صاحب کے پانچویں فرزند تھے آپ بچپن سے ہی بہت نیک، نماز روزہ کے پابند تھے اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ اُن کا محبوب مشغلہ تھا۔ احمدیت کی تبلیغ کو پھیلانے کا بہت شوق تھا۔ وہ ایک نڈر احمدی تھے۔ میٹرک کے بعد آپ نے لالہ موسیٰ میں جے وی کا امتحان پاس کیا۔ اسی دوران ان کا سارا خاندان تہال سے رہائش ترک کر کے ربوہ میں نیا مکان تعمیر کر کے وہاں منتقل ہو گیا۔ خاندان کے تہال سے چلے جانے کے بعد جماعت تہال کی حالت دن بدن خراب ہوتی چلی گئی اور آپس میں نااتفاقی اور لڑائی جھگڑے بڑھنے لگے۔

لطیف احمد صاحب عارف مرحوم اپنے والد مرحوم کی طرح سلسلہ کے فدائی تھے اور تہال جماعت کے ساتھ اُنس ان کو ورثہ میں ملا تھا ہر وقت جماعت کی اصلاح اور نئے سرے سے جماعت کی تنظیم قائم کرنے کی ضرورت کو بہت محسوس کرتے رہے اور ہم لوگ جب بھی جلسہ سالانہ پر ربوہ جاتے تو تہال کی جماعت کی راہنمائی اور اصلاح کے پروگرام بناتے رہتے اسی دوران آپ کی شادی ربوہ میں ہو گئی اور وہاں کے مختلف سکولوں میں کام کرنے کے بعد ربوہ میں ہی ایک پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے کام کرنے لگے۔

آپ گاہ بگاہ تہال آتے اور جماعت کی بہتری کی خاطر اصلاح مشورہ کرتے رہتے ایک دفعہ گرمیوں کی چھٹیوں میں تقریباً دو ماہ تہال میں عارضی رہائش خاکسار کے مکان میں مع بچوں اختیار کی اور میرے ساتھ مل کر ایک دفعہ پھر نئے سرے سے تنظیم قائم کی اور جماعت کی ترقی کے لئے نئے نئے پروگرام مرتب کئے اور رات کو مجلس عاملہ کے اجلاس جاری رہتے اور جماعت کی تربیت کے ذرائع معلوم کرتے رہتے۔

جماعت پر اس کا بہت اچھا اثر پڑا اور تمام جماعت نے متفقہ طور پر مکرم ماسٹر لطیف احمد صاحب عارف کو تہال میں رہائش رکھنے اور جماعت کی باگ ڈور سنبھالنے کی خواہش ظاہر کی اور ایک درخواست حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ربوہ میں بھیجی گئی تاکہ حضور کی ہدایات کے ماتحت آپ ربوہ سے تہال منتقل ہو جائیں۔ چنانچہ حضور نے یہ درخواست منظور فرمائی۔ اور آپ بال بچوں سمیت تہال تشریف لے آئے اور اپنے آبائی مکان میں مستقل طور پر رہائش اختیار کر لی۔

ان کی اہلیہ کی قربانی بھی قابل ذکر ہے کہ اس نے مرکز سے جہاں اس کے والدین بھی رہتے تھے رہائش ترک کر کے اپنے خاوند اور سلسلہ کی خوشنودی کی خاطر ایک گاؤں میں رہنے کو ترجیح دی اور وہاں آکر آٹھویں جماعت تک لڑکیوں کی تعلیم کے لئے اپنے گھر میں ہی سکول کا انتظام کیا اور گاؤں کی اکثر لڑکیاں ان کے پاس پڑھنے لگیں۔ اور جماعتی طور پر لجنہ کا کام بھی سنبھال لیا۔

آپ کے تہال میں آنے کے بعد تہال کی جماعت کی حالت یکسر بدل گئی۔ تہال میں جہاں بجلی بھی موجود نہیں بیٹری والا لاؤڈ سپیکر سیٹ منگوانے کا پروگرام بنایا اور جماعت تہال کے اس نیک اور سلسلہ کے فدائی جوان کی آواز پر ہر ایک فرد نے حسب توفیق حصہ لیا اور ایک تھوڑے عرصہ میں لاؤڈ سپیکر کے لئے رقم جمع ہو گئی۔ چنانچہ آپ لاؤڈ سپیکر خرید لائے۔ رمضان شریف میں قرآن مجید کا درس لاؤڈ سپیکر پر دیتے رہے۔ مرکز سے آمدہ علماء کی تقریریں کروائیں۔ آپ نے تہال میں نئے سرے سے احمدیہ لائبریری کا اجراء کیا۔

آپ کو کتب مسیح موعودؑ کے ساتھ بہت عشق تھا کئی ایک مضامین بھی رسالہ تشحیذ الاذہان اور خالد میں چھپتے رہے

گاؤں میں ہمارا مکان مکرم لطیف احمد صاحب عارف کے مکان کے بالکل سامنے تھا۔ اور میرے والد میاں لال دین صاحب جو صحابی ہیں حضرت حاجی محمد دین صاحب کے ذریعہ سے ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور پھر ان کے ذریعے سے ہی ہم اس نورانی چشمے سے سیراب ہو رہے ہیں۔ میں نے لطیف احمد صاحب کے ساتھ بچپن اور جوانی کے بھی چند ایام اکٹھے گزارے اور انہیں احمدیت اور اسلام کا عملی نمونہ پایا۔

میری ان سے آخری ملاقات عید سے ایک روز پہلے ہوئی۔ جبکہ ہم کھاریاں شہر میں عید کا سودا سلف خرید رہے تھے اور مکرم لطیف احمد صاحب ایک احمدی دوست کی کپڑے کی دکان پر پگڑی کے لئے کپڑا پسند کر رہے تھے۔ چونکہ آپ پہلی دفعہ پگڑی باندھ رہے تھے۔ میں نے کہا کہ کیا اپنے ابا جان کی طرح پگڑی بھی باندھنے کا خیال آگیا۔ ہنس کر بولے جی ہاں عید کے دوسرے روز میں وقف عارضی کے تحت میں ایک جماعت میں بھی جا رہا ہوں۔ یہ ان سے آخری ملاقات تھی۔ میں ملازمت کے سلسلہ میں عید کے بعد کوٹ ادو آ گیا اور یکم اپریل کے اخبار الفضل کی وساطت سے ان کی اندوہناک وفات کی خبر ملی۔ یہ نیک نوجوان سلسلے کی ہی خدمت کرتے ہوئے یعنی وقف عارضی کے ماتحت ایام گزارتے ہوئے وفات پا گیا اور شہیدوں میں داخل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ جماعت تہال کو یہ خلا پُر کرنے کے لئے کوئی ایسا ہی اور مخلص دوست عطا فرما دے تاکہ مرحوم کے شروع کردہ کام جاری رہیں۔ آمین۔ آخر میں تمام بزرگان سلسلہ اور احباب کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نقد و نظر

مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

درمیانی تقطیع کے ۲۷۲ صفحہ پر مشتمل اس کتاب میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے مولوی خالد محمود صاحب کی کتاب "عقیدۃ الامۃ فی معنی ختم النبوۃ" اور مباحثہ کی روئداد بنام نصرت الاسلام کا جواب باصواب نہایت محققانہ اور عالمانہ طریق سے دیا ہے۔ ایک پرائیویٹ تبادلہ خیالات میں قاضی صاحب کے ساتھ مولوی خالد محمود صاحب ایم اے کی مسئلہ خاتم النبیین کے بارے میں گفتگو ہوئی تھی مگر افسوس ہے کہ باوجود فیصلہ کے قاضی صاحب کو آخری وقت نہیں دیا گیا تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے روئداد بنام نصرت الاسلام میں اپنی ساری تقریر شائع کر دی اسلئے ضروری تھا کہ جماعت احمدیہ کا صحیح نقطۂ نظر احباب کے سامنے پیش کیا جاوے۔ قاضی صاحب کی علمی اور تحقیقی قابلیت مسلّمہ ہے۔ آپ نے اس کتاب میں جماعت احمدیہ کے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت نہایت قابلیت سے فرمائی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس کتاب کو ضرور خرید کر اپنے پاس رکھیں نیز اشاعت کے لئے زیادہ کاپیاں حسب استطاعت خرید کر غیر از جماعت احباب کے مطالعہ کے لئے پیش کریں۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ناظر اصلاح و ارشاد سے طلب فرمائیں۔

درثمین فارسی معہ ترجمہ

اس مجموعہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی زبان میں تمام منظوم کلام جو حضور اقدس علیہ السلام کی تصانیف میں موجود ہے اور جو کئی مرتبہ پہلے بھی کتابی صورت میں شائع ہوتا رہا از سر نو مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے معہ ترجمہ ڈاکٹر حضرت میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ شائع کیا ہے۔ یہ کتاب نایاب ہو رہی تھی اسلئے ہم شیخ صاحب کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اسے شائع فرما کر احباب کو اس نعمت سے محروم نہیں رہنے دیا۔ جو لوگ فارسی زبان میں درک رکھتے ہیں ان کے لئے تو یہ بیش قیمت تحفہ ہے ہی لیکن ڈاکٹر صاحب کا ترجمہ سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ اسلئے جو لوگ صرف اردو جانتے ہیں وہ بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

ضخیم ایڈیشن سفید کاغذ پر عمدہ لکھائی چھپائی اور خوبصورت دو رنگہ سرورق کے ساتھ شائع کی گئی ہے قیمت کتاب پر درج نہیں تمام احمدی کتب فروشوں اور محمد احمد اکیڈمی رام گلی نمبر ۳ لاہور سے مل سکتی ہے۔

ڈالی ڈالی

مؤلف مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی۔ بچوں کے لئے سبق آموز چیدہ چیدہ کہانیوں کا چھوٹا سا مجموعہ ہے اوپر کے پتہ سے منگوائیے۔

غذائی قلت اور ہمارا فرض

مجلس مشاورت کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو کھانے پینے کی عادات میں تبدیلی کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی کہ غذا کے لئے صرف ایک جنس پر انحصار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی متنوع نعمتوں کو اس کا شکر بجالاتے ہوئے استعمال کرنا چاہیئے۔

ہمارا ملک اس وقت جس غذائی قلت کے بحران سے دوچار ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ مغربی پاکستان میں ہمارا انحصار کلیتہً گندم پر ہے اور ہم بعض دیگر اجناس مثلاً مکئی باجرہ وغیرہ کو نظرانداز کرتے جارہے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے دیہات میں مکئی بڑے شوق سے استعمال ہوتی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ ہمارے بچپن میں تمام زمیندارہ گھروں میں گندم کے ہوتے ہوئے بھی مکئی اور باجرہ کی روٹی کا عام استعمال تھا اور سب ہی بڑے شوق سے کھاتے تھے اور بعض علاقوں میں اس کو گندم پر ترجیح دی جاتی تھی غذائیت کے لحاظ سے خوراک کے تمام اجزاء [illegible] نشاستہ۔ لحمیات اور روغنیات اس میں وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے یہ صحت بخش غذا ہے۔ مگر اب ہم مکئی کا آٹا تقسیم ہوتے دیکھ کر ناک بھوں چڑھاتے ہیں بلکہ احساس کمتری اس حد تک ہے کہ گندم کے مقابلہ پر مکئی کی روٹی کو پسماندگی کی دلیل خیال کیا جاتا ہے اور یہی مکئی اگر "کارن فلیگ" کی شکل میں کھانے کی میز پر رکھی جائے تو بلند معیار زندگی کی علامت خیال کی جاتی ہے۔

اگر ہم اپنی کھانے پینے کی عادات میں خوشگوار تبدیلی پیدا کرلیں اور محض گندم پر انحصار کی بجائے خریف کی اجناس مکئی باجرہ وغیرہ کو بھی اپنی خوراک میں مناسب جگہ دیدیں تو ہم آسانی سے انشاء اللہ غذائی قلت کو دور کرسکیں گے ایک زمیندارہ محاورہ ہے "کال جدوں کڈھے ساؤنی کڈھے"

کون نہیں کہتا ہے کہ خواہ اس پر چینی چڑھی ہو۔ دست سوال دراز کرنے سے سونا بھی مل جائے تو وہ بھیک ہی ہے۔

ہماری قومی غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ گندم کی بھیک مانگنے کی بجائے اپنے کھانے پینے کی عادات بدلیں۔ دوسروں کے دست نگر ہو کر سیر ہونے کی بجائے پیٹ پر پتھر باندھ کر ملکی پیداوار میں اضافہ کریں اور اس طرح نہ صرف خود کفیل ہوں بلکہ دوسروں کی بھی کفالت کریں جب ہم دوسروں کی کفالت کریں گے اس وقت ہی ہم بحیثیت قوم دنیا میں سرفراز ہوں گے۔

ناظر زراعت

(صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے چچا منصور احمد صاحب اقبال ہیڈ کیشیئر ابن منشی محمد حسین صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نکاح عزیزہ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری علی محمد صاحب آف نواں کوٹ سندھ سے بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر پر میرپور خاص سندھ میں پڑھا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے

جمیل احمد سیکرٹری ایریا ربوہ

تصحیح

دفتر ھذا کا ایک اعلان اخبار الفضل مورخہ ۱۳/۴ میں شائع ہوا ہے۔ اس کے نمبر ۲ پر سید سردار حسین شاہ صاحب مرحوم کی جگہ سید حسین شاہ صاحب غلطی سے شائع ہو گیا ہے احباب اس کی تصحیح فرمالیں۔ کیونکہ سید حسین شاہ صاحب مرحوم کی محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ والدہ ہیں۔ نہ کہ اہلیہ۔ اہلیہ تو مکرم سید سردار حسین شاہ صاحب مرحوم کی ہیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا میری بڑی لڑکی رشیدہ بشریٰ B.ED اور چھوٹی لڑکی نفیسہ قمر F.A کے امتحان دے رہی ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(میجر ڈاکٹر منیر احمد خالد)

اعلان دارالقضاء

مکرم علی بن عبدالقادر صاحب ایڈووکیٹ ۱۳ منشی چیمبرز پرانی انارکلی لاہور نے لکھا ہے کہ میری والدہ محترمہ مسماۃ عائشہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر عبدالقادر صاحب بھاگلپوری نے ۱۵/۲/۶۶ کو انتقال فرمایا تھا۔ مرحومہ کے مندرجہ ذیل ورثاء ہیں

(۱) مکرم پروفیسر عبدالقادر صاحب بھاگلپوری خاوند (۲) محترمہ ام عائشہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد احسان الحق صاحب مرحوم والدہ۔ (۳) مکرم علی بن عبدالقادر صاحب (۴) مکرم عباس بن عبدالقادر صاحب (۵) مکرم عقیل بن عبدالقادر صاحب (۶) مکرم حمزہ بن عبدالقادر صاحب (۷) مکرم زید بن عبدالقادر صاحب (۸) محترمہ خولہ بنت عبدالقادر صاحبہ (۹) محترمہ امامہ بنت عبدالقادر صاحبہ دختران۔ اور یہ کہ والدہ صاحبہ مرحومہ کی جو اراضی ایک کنال قطعہ ۱۱/۴ واقع محلہ دارالصدر ربوہ ہے وہ ہمارے نام منتقل کی جائے۔ تا اس کی فروخت سے حصہ جائیداد مرحومہ کا مبلغ -/۲۳۵۰ روپے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کیا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس انتقال اراضی ایک کنال کے سلسلہ میں کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

---

(۱) روڈس سکالرشپ

شرائط۔ پاکستان کا شہری ہو۔ عمر ۱۹ تا ۲۵ سال ۱/۱۰/۶۸ کو۔ قابلیت فرسٹ کلاس گریجوایٹ یا سیکنڈ کلاس ایم اے۔ ایم ایس سی۔ منتخب شدہ امیدوار کو آکسفورڈ میں اکتوبر ۶۸ء میں داخلہ ملے گا۔ وظیفہ کی مالیت ۱۰۰۰ پونڈ سالانہ۔ دو یا تین سال کے لئے۔ اچھا کھلاڑی ہونا قابل ترجیح۔

مجوزہ فارم درخواست نارمن گرین بی سی ایل ایم۔ اے کیتھیڈرل سکول پی۔ او۔ بکس ۱۰۴۔ لاہور سے حاصل کریں اور بعد تکمیل ۳۱/۵/۶۷ تک اسی پتہ پر ارسال کریں۔ لفافہ پر روڈس سکالرشپ درج کریں۔ (پ۔ ٹ ۶۷-۴-۱۳)

(۲) سرٹیفکیٹ کورس لائبریری سائنس

ایوننگ کلاسز۔ کورس ۷ ماہ (مئی تا اکتوبر) فیس وغیرہ پیشگی -/۱۱۰ قابلیت انڈر گریجوایٹ۔ درخواست بنام الطاف شوکت سیکرٹری۔ ڈبلیو۔ پی۔ ایل۔ اے ایجی سن کالج آف کامرس لاہور ۲۰/۴/۶۷ درخواست کے ہمراہ تعلیمی سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول۔

(پ۔ ٹ ۶۷-۴-۱۱)

(۳) ازہر یونیورسٹی میں پانچ وظائف مالیتی -/۱۰ پونڈ ماہوار برائے ۱۹۶۷-۶۸

وظیفہ میں کمی ہو جائے گی اگر امیدوار یونیورسٹی کیمپس میں داخل ہوگا۔ رہائش و خوراک کے خرچ کی نسبت سے عرصہ وظیفہ ایک سال جس میں توسیع ہو سکے گی بشرطیکہ طالب علم تعلیم کے حصول میں محنت و باقاعدگی اختیار کرے۔ وظیفہ عربی اور اسلامیات کی تعلیم کے لئے دیا جائیگا۔

شرائط۔ ۱ امیدوار ایم اے عربی یا اسلامیات ہو۔

۲۔ آمدورفت کا کرایہ ادا کرسکتا ہو۔ درخواست میں یہ وضاحت ضروری ہوگی۔

درخواست، دو کاغذ پر تین عدد مع مصدقہ نقول تعلیمی و دیگر سرٹیفکیٹس۔ فوٹو اور والد کی طرف سے ضمانت کہ آمدورفت کا کرایہ برداشت کیا جائے گا۔ والد صاحب کی آمد کا اظہار بھی ضروری ہے۔ میڈیکل سرٹیفکیٹ ۱۵/۵/۶۷ تک بنام عتیق ظفر شیخ سیکشن افسر وزارت تعلیم بلاک ڈی کمرہ نمبر ۲۲۵ اسلام آباد۔

کوائف درخواست: امیدوار کا پورا نام۔ ۲۔ ولدیت۔ ۳۔ پیشہ۔ مکمل پتہ۔ ۴۔ تاریخ و مقام پیدائش۔ ۵۔ قومیت۔ ۶۔ صوبہ۔ ۷۔ شادی شدہ غیر شادی شدہ ۸۔ مذہب۔ ۹۔ فہرست امتحانات (مع مضامین و سال) جو پاس کئے۔ نیز جس درجہ میں امتحان پاس کیا۔ ۱۰۔ کیا پہلے کوئی وظیفہ حاصل کیا۔ ۱۱۔ تاریخ و ملک جس نے وظیفہ دیا۔ ۱۲۔ موجودہ پیشہ۔ ۱۳۔ کون سے مضامین کی تعلیم حاصل کرنا ہے ۱۴۔ کیا انگریزی۔ فرانسیسی عربی جانتا ہے۔ ۱۵ دستخط امیدوار (پ۔ ٹ ۶۷-۴-۱۶)

(ناظر تعلیم)

صفائی پسندی ترقی کا اولین زینہ ہے

(میر غلام احمد صاحب کشفی)

یہ بات بارہا آپ کے تجربہ میں آچکی ہوگی کہ جب ہم کسی اجنبی جگہ یا اجنبی ملک میں جاتے ہیں تو ہماری نظر سب سے پہلے وہاں کے لوگوں اور ماحول کی صفائی پر پڑتی ہے اور اس سے ہم جو تاثر لیتے ہیں وہ آخر تک ہمارے ذہن پر حاوی رہتا ہے۔ اس لئے کہ صفائی ہی وہ چیز ہے جو سب سے پہلے انسان کے دل و دماغ کو متاثر کرتی ہے صفائی اور پاکیزگی نہ صرف حفظان صحت کا ذریعہ اور تہذیب کی علامت ہے بلکہ اسلامی تعلیم کے مطابق جزو ایمان بھی ہے جو لوگ کھانے پینے اور رہنے سہنے میں صفائی اور پاکیزگی کا خیال نہیں رکھتے ان کو غیر مہذب اور وحشی خیال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ انسانی معاشرہ کے لئے زندگی کے ہر پہلو میں صفائی کو ملحوظ رکھنا ضروری خیال کیا جاتا ہے کیونکہ انسانی معاشرہ کے لئے زندگی کے ہر پہلو میں صفائی کو ملحوظ رکھنا ضروری خیال کیا جاتا ہے جو ملک اور جو قومیں اس دور میں متمدن اور مہذب ہونے دعویدار ہیں اگرچہ ان کے اپنے اخلاق و کردار میں ہزاروں خامیاں ہی کیوں نہ ہوں پھر بھی وہ ان لوگوں پر انگشت نمائی کرتی ہیں جن کے رہن سہن میں ظاہری صفائی اور پاکیزگی کا خیال نہیں رکھا جاتا ان سے نفرت کی جاتی ہے ان کو غیر مہذب کہا جاتا ہے۔ ان کے پاس بیٹھنے کو عار سمجھا جاتا ہے اور ان کے ساتھ بات تک کرنا گوارا نہیں کیا جاتا۔ سوچا جائے تو ایسا ہونا لازمی ہے کیونکہ انسان کو جہاں قدرت نے دوسری صلاحیتیں ودیعت کی ہیں وہاں اس کو یہ شعور بھی بخشا گیا ہے کہ وہ ان تمام کمزوریوں سے دور رہے جو براہ راست یا بالواسطہ اس کی جسمانی نشوونما پر اثر انداز ہوں۔ غلاظت پسندی اور گندگی ہر لحاظ سے انسان کی ذہنی اور جسمانی نشوونما میں سد راہ بن جاتی ہیں۔ اور اس کو ان مراتب سے محروم کر دیتی ہیں جن کا وہ اہل اور مستحق ہوتا ہے۔

بیسویں صدی کے اس دور میں زمین کی طنابیں کسی دی گئی ہیں۔ اور تمام دنیا نے کئی لحاظ سے ایک مشترکہ معاشرہ کی شکل اختیار کر لی ہے ملکوں اور قوموں کی ضروریات اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہو گئی ہیں کہ جب تک وہ باہمی اشتراک و تعاون سے کام نہ لیں ایک دوسرے کی مدد نہ کریں ایک دوسرے کام نہ آئیں۔ تب تک وہ زندگی کی موجودہ دوڑ میں برابر نہیں چل نہیں سکتے اور نہ کامیابی کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں ان حالات میں اگر کوئی چیز باہمی نفرت کا باعث ہو وہ یقیناً قومی اور ملکی سطح پر بھی نقصان رساں ہوگی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم ان تمام چیزوں سے پرہیز کریں جو باہمی نفرت کا موجب ہوں جن میں سے غلاظت پسندی اور گندگی کو موجودہ حالات میں اولیت کا درجہ دیا جا سکتا ہے اس لئے جو ملک یا جو قوم صفائی اور پاکیزگی کا خیال نہیں رکھتی دوسری قومیں اس سے نفرت بھی کریں گی اور دور بھی بھاگیں گی۔ اس طرح وہ قوم ان تمام فوائد سے محروم رہ جائے گی جو اشتراک و تعاون کے نتیجہ میں اس کو حاصل ہو سکتی تھیں کیونکہ جب دوسرے لوگ اس سے نفرت کریں گے اس سے دور رہنے کی کوشش کریں گے وہ ان کے تعاون اور اشتراک سے بھی محروم رہے گی اور اس طرح ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جائے گی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے دلوں میں جگہ پیدا کرنے انہیں ان کی محبت حاصل کرنے اور ان سے استفادہ کرنے کے لئے جہاں ان عادات اور اطوار کو سنواریں۔ وہاں گندگی پسندی جیسے عیبوں سے بھی پرہیز کریں۔ ہمارے تن اجلے ہوں ہماری غذا پاکیزہ ہو ہمارا ماحول صاف ستھرا ہو۔ ہمارا لباس گوارا ہو اور ہمارے رہنے سہنے کا طریق باعث محبت ہوتا کہ جو لوگ ہمارے ملک میں آئیں۔ ہمارے ساتھ میل ملاپ رکھنا چاہیں۔ ہمارے ساتھ باہمی اشتراک و تعاون کے خواہش مند ہوں مسرت و انبساط سے ہمارے ساتھ گھل مل جائیں۔

بعض اوقات بعض لوگوں کے دلوں میں یہ احساس کمتری بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ ہماری آمدن کم ہے۔ ہمارے وسائل محدود ہیں۔ بھلا ہم دوسروں کے ساتھ کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں غور سے دیکھا جائے تو یہ احساس بالکل فریب نفس کی حیثیت رکھتا ہے صفائی اور پاکیزگی کو ضروری نہیں کہ غذا لباس ولباس میں کوئی غیر معمولی ندرت ہو۔ ہر شخص اپنے وسائل کے اندر رہ کر خوراک لباس اور ماحول کے اندر ایسی صفائی اور پاکیزگی پیدا کر سکتا ہے کہ دوسرے اس کو دیکھ کر عش عش کر اٹھیں اگر آپ کے گھر میں شاور یا نلکہ نہیں۔ آپ دریا میں یا کنوئیں پر یا نلکے سے پانی لے کر اپنے جسم کو صاف و پاک رکھ سکتے ہیں اگر آپ کے پاس کوٹھی یا پختہ مکان نہیں تو آپ اپنے گارے کے مکان کو اس صفائی سے سجا سکتے ہیں کہ اس میں آنے والے کی روح تازہ ہو اگر آپ کے ماحول میں پختہ سڑکیں اور گلی کوچے نہیں جب بھی آپ اپنے کچے اور ناہموار ماحول کو اس طرح صاف ستھرا رکھ سکتے ہیں کہ دیکھنے والے کی طبیعت خوش ہو جائے بلکہ حق تو یہ ہے کہ سادگی اور قناعت میں جو لطف ہے وہ تعیش کی زندگی میں کبھی بھی پیدا نہیں ہوتا جو لوگ اپنی ضروریات کا آپ خیال رکھتے ہیں وہ ان لوگوں سے کہیں زیادہ خوش رہتے ہیں جن کا دکھ سکھ دوسروں کا مرہون منت ہو۔ غذا سادہ اور صاف ہو لباس سادہ اور صاف ہو۔ رہائش و ماحول صاف اور سادہ ہو۔ یہ خدا کی وہ نعمتیں ہیں جن سے وہ لوگ ہمیشہ محروم رہتے ہیں جو تعیش کی زندگی اختیار کرتے ہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر اسلام نے سادگی۔ میانہ روی اور صفائی پسندی کو ضروری قرار دیا ہے تاکہ انسانیت ان بیماریوں سے محفوظ رہے جو عیش پرستی کی زندگی کا لازمی نتیجہ ہیں اور جن کا انجام غم و پریشانی کے سوا اور کچھ نہیں۔

(باقی)

تقریب شادی

ربوہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۶۷ء کو مکرم ملک محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح کی صاحبزادی عزیزہ رضیہ خانم کا نکاح عبدالصمد خان صاحب طاہر ابن مکرم عبدالرحیم خان صاحب عادل کے ساتھ چار ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز خاکسار کے مکان پر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں از راہ ذرہ نوازی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دوسرے بزرگوں اور بیگمات نے بھی شرکت فرمائی حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

عزیزہ رضیہ خانم حضرت عبداللہ خان صاحب افغان صحابی درویش قادیان کی نواسی اور عزیز عبدالصمد صاحب طاہر ان کے پوتے اور حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(ملک محمد رفیق۔ صدر محلہ دارالصدر غربی الف۔ ربوہ)

بے بی ٹانک

بچوں کے سوکھا پن، کمزوری، بد ہضمی، مٹی کھانے کی عادت اور دانت نکالنے کی تکالیف کے لئے اکسیر ہے۔ بڑی شیشی ۳ روپیہ ۲ چھوٹی شیشی سوا روپیہ معہ محصول کے لئے معقول کمیشن خرچ ڈاک ڈیڑھ روپیہ
ڈاکٹر لعل محمد ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ
کیمبرج ہومیو میڈیسن کمپنی ۵ ۳ کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی مالی اعانت گراں بہا دینی خدمت ہے — قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

خدا تعالیٰ کی صفات سے موافقت اختیار کرنا نیکی ہے

اور اُس کی صفات کے خلاف کام کرنا بُرائی ہے،

۲

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کی رو سے نیکی اور بدی کی تعریف بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ پھر نیکی کس چیز کا نام ہے اور بدی کس چیز کا نام ہے کیا نیکی وہ ہوگی جس کو مذہب نیکی قرار دیتا ہے اور بدی وہ ہوگی جس کو مذہب، بدی قرار دیتا ہے۔ لیکن اگر یہ درست ہو تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کونسے مذہب کی نیکی نیکی کہلائے گی اور کون سے مذہب کی بدی بدی کہلائے گی۔ اور یہ سوال ایسا ہے کہ اس کا حل کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ دنیا میں کئی مذاہب پائے جاتے ہیں اور ان کی تجویز کردہ نیکیوں اور بدیوں میں آپس میں بہت کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک مذہب ایک کام کو نیکی قرار دیتا ہے تو دوسرا مذہب اُسی کام کو بدی قرار دیتا ہے اس لئے اس تعریف سے بھی ہمیں نیکی اور بدی کا حقیقی علم حاصل نہیں ہو سکتا۔

پھر سوال یہ ہے کہ اگر کوئی چیز بغیر کسی حکمت کے صرف شریعت کے روکنے کی وجہ سے گناہ ہوتی ہے تو شریعت کا یہ فعل لغو قرار پاتا ہے اور اگر برائی کی وجہ سے بُری ہوتی ہے تو پھر یہ دلیل نہ ہوئی کہ جس سے شریعت روکے وہ بری ہے بلکہ یہ ہوئی کہ جو بُری شے ہو اس سے شریعت روکتی ہے اور پھر اس حکم یا نہی کو اُس حکمت کی طرف منسوب کرنا پڑے گا۔ صرف یہ کہہ دینا کافی نہیں ہوگا کہ جس سے شریعت روکے وہ برائی ہے اور جس کا حکم دے وہ نیکی ہے۔

اسلام ان تمام نظریات کے خلاف دنیا کو یہ بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کی موافقت اختیار کرنا نیکی ہے اور اس کی صفات کے خلاف کام کرنا برائی ہے چنانچہ وہ اس بارہ میں مومنوں کو ہدایت دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً (البقرۃ ع ۱٦) یعنی اے مومنو! تم اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ سے بہتر اور کون ہے جس کا رنگ اختیار کیا جائے یعنی جس طرح خدا رَبُّ الْعٰلَمِیْن ہے وہ اَلرَّحْمٰن اور اَلرَّحِیْم ہے وہ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن ہے اسی طرح تم بھی کوشش کرو کہ تم اُس کی ربوبیت عالمین کے مظہر بن جاؤ۔ تم اس کی رحمانیت کے مظہر بن جاؤ۔ اس کی رحیمیت کے مظہر بن جاؤ۔ اس کی مالکیت یوم الدین کے مظہر بن جاؤ۔ اسی طرح کوشش کرو کہ تم بھی ایک قسم کے ستار بن جاؤ۔ ایک قسم کے غفار بن جاؤ۔ ایک قسم کے قہار بن جاؤ۔ ایک قسم کے حمید بن جاؤ۔ ایک قسم کے مجید بن جاؤ۔ ایک قسم کے شکور بن جاؤ۔ ایک قسم کے ودود بن جاؤ۔ تاکہ تمہیں اللہ تعالیٰ سے ایک رنگ کی مشارکت حاصل ہو جائے اور تم صفاتِ الٰہیہ کے مظہر بن کر اخلاق کا اعلیٰ مقام حاصل کر لو"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۲۰۳، ۲۰۴)

لاہور میں علمی تقاریر کا اجلاس!

لاہور (بذریعہ فون)۔ مورخہ ۲۱ اپریل کو بعد نماز جمعہ مسجد "دارالذکر" میں علمی تقاریر کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے جس میں صدارت کے فرائض محترم چوہدری اسداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ادا فرمائیں گے اس اجلاس میں دیگر مقررین کے علاوہ جماعت احمدیہ سیرالیون کے جنرل سیکرٹری مسٹر ایم کے بلو بھی حاضرین سے خطاب فرمائیں گے۔ مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں۔

عبداللطیف ستکوہی
سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ لاہور

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

٭ راولپنڈی۔ ۱۹ اپریل۔ صدر ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کی آزادی اور سالمیت کے تحفظ کے لئے ایک مضبوط فوج کی ضرورت ہے جو کسی بھی طرف سے جارحیت کا مونہہ توڑ جواب دے سکے انہوں نے کہا کہ جو لوگ برصغیر میں اسلحہ کو ایک خاص سطح پر محدود رکھنے یا اس علاقہ میں اسلحہ کی فراہمی پر پابندی لگانے کی باتیں کرتے ہیں انہیں بھارت کے جارحانہ عزائم اور پالیسیوں کو ذہن میں رکھنا چاہیئے جن کے نتیجہ میں بھارت میں تیزی سے جنگی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

صدر ایوب خان جو پاکستان کی مسلح افواج کے سپریم کمانڈر بھی ہیں کل صبح جی ایچ کیو ہال میں اعلیٰ فوجی افسروں سے خطاب کر رہے تھے۔ یہ افسر ڈویژنل کمانڈروں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔

صدر ایوب نے بھارت کو برصغیر میں اسلحہ کی دوڑ شروع کرنے کا ذمہ دار قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی بڑھتی ہوئی فوجی تیاریوں کی موجودگی میں پاکستان سے کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنی دفاعی قوت کو موثر بنانے سے گریز کرے انہوں نے کہا کہ جب تک بھارت کے جارحانہ عزائم کا خاتمہ نہیں ہوتا، بھارت اسلحہ کی دوڑ برابر جاری رکھے گا۔ صدر نے کہا کہ پاکستان کو اپنی بقا کے لئے مضبوط دفاعی قوت کی ضرورت ہے انہوں نے امریکہ کی طرف سے پاکستان کو اسلحہ کی ترسیل بند کرنے کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو چاہیئے تھا کہ وہ بھارت کو بھی فوجی اخراجات کم کرنے کا مشورہ دیتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔

بھارت کی فوجی تیاریوں کا ذکر کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ بھارت کا فوجی بجٹ گزشتہ بیس سال کے دوران ڈیڑھ ارب روپیہ سے بڑھ کر ۸ ارب روپے ہو گیا ہے اور اب وہ گیارہ ارب روپیہ فوجی تیاریوں پر خرچ کر رہا ہے انہوں نے کہا کہ بھارت اقتصادی طور پر تباہی کے دہانے پر پہنچ چکا ہے مگر اس کے لیڈروں نے اتنی کثیر رقم جنگی بجٹ کے لئے مخصوص کر رکھی ہے یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کی موجودگی میں پاکستان کو اسلحہ کی امداد بند کرنے کے خواہش مند لوگوں کو چاہیئے تھا کہ وہ بھارت کو بھی اپنے فوجی اخراجات میں کمی کرنے کا مشورہ دیتے۔

● لاہور۔ ۱۹ اپریل۔ صوبائی دارالحکومت میں کل صبح سات بجے ۸۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آندھی چلی۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم شمس الدین صاحب بھاگلپوری کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم محمد شمس الدین صاحب بھاگلپوری مورخہ ۱۷۔ ۱۸ اپریل کی درمیانی شب کو بعمر قریباً ستر برس لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ ۱۸ اپریل کو ان کے بیٹے صوبیدار محمود احمد صاحب قریشی اور قریشی ناصر احمد صاحب لاہور سے ربوہ لائے۔ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک اور دعا گو خاتون تھیں تین بیٹے دو بیٹیاں اور ۲۵ کے قریب پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مکرم عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کراچی ان کے داماد ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲